حافظ عزیز الرحمن خورشید

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا

نام: عائشہ، کنیت: ام عبد اللہ لقب: صدیقہؓ، حمیرا۔
والد محترم: افضل البشر بعد الانبیاء خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔
والدہ محترمہ: کنیت ام رومانؓ، نام زینب۔
ولادت: بعثت نبوی سے پانچ برس قبل۔(۱)
عقد نبوی: مکہ میں پندرہ سال کی عمر میں
رخصتی: مدینہ میں اٹھارہ سال کی عمر میں
وفات: ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ۔

آپ کا سلسلہ نسب والد محترم کی جانب سے سات اور والدہ محترمہ کی جانب سے گیارہ واسطوں سے پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔

آپ ان برگزیدہ لوگوں میں سے ہیں جن کے کانوں نے کبھی کفر و شرک کی آواز نہیں سنی، خود فرماتی ہیں، "جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا (ہوش سنبھالا) ان کو مسلمان پایا"(۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ کا جب وصال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا دھچکا لگا۔ آپ نے اس سال کو "عام الحزن" قرار دیا۔ یہ امر واقع ہے کہ وفا شعار بیوی کی رحلت سے ایک دفعہ گھر کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے سیدہ خدیجہؓ کی وفاداری کسی سے پوشیدہ نہیں انہوں نے ان دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کیا جب آپ کو اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہنا بہت بڑا جرم گردانا جاتا تھا۔ لاکھوں سلام ہوں اماں خدیجہؓ پر کہ انہوں نے ہر قسم کی قربانی دے کر اسلام کی دولت حاصل کی یہ وہ خوش قسمت اور سعادت مند خاتون ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کیا۔ ایسی خاتون کہ جس نے اس وقت آپ کو حوصلہ دیا جب دنیا میں آپ کو حوصلہ دینے والا کوئی نہ تھا اس کا دنیا سے چلا جانا واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بہت بھاری صدمہ تھا۔ آپ اس حادثہ کی وجہ سے بالعموم افسردہ خاطر رہتے تھے بعض صحابہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکاح ثانی کا مشورہ دیا۔ آپ نے صحابہ کے اس مشورہ کے پیش نظر اپنے رفیق خاص سیدنا صدیق اکبرؓ کو ان کی لخت جگر سیدہ عائشہؓ کے لئے

(۱) تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ "حیات ام المؤمنین" از میاں محمد سعید کراچی۔ "صدیقہ کائنات" از فیض عالم صدیقی۔ "عائشہ صدیقہ کا عقد" ادارہ احناف کراچی (۲) بخاری

پیغام دیا۔ "اللہ اللہ! آج اس خواب نبوی کی تعبیر سامنے آرہی ہے کہ جس میں جبرئیل امین آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑے میں سیدنا عائشہؓ کی تصویر پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے"۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے عرض کی (فداہ ابی وامی) میں تو آپ کا بھائی ہوں۔ اور عائشہ آپ کی بھتیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے فرمایا: ابو بکرؓ تو میرا دینی بھائی ہے حضرت ابو بکرؓ نے جب یہ بات سنی تو تیار ہو گئے۔ اس وقت سیدہ کی عمر پندرہ سال تھی حضرت عائشہ کب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور کب رخصتی ہوئی اس سلسلے میں بہت کچھ کہا اور سنا گیا ہے۔ کئی حضرات کہتے ہیں کہ سات سال کی عمر میں نکاح ہوا اور نو سال کی عمر میں رخصتی۔ ان حضرات کو حضرت صدیقہؓ کی اپنی اس روایات پر غور کرنا چاہیے جس میں آپ فرماتی ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ (القمر ۴۶)

آیات نازل ہوئیں تو میں ان دنوں بچی تھی اور کھیلتی پھرتی تھی"۔

یہ آیات سورۃ القمر کی ہیں جو مکی سورت ہے اور اس کا زمانہ نزول ۵ نبوت ہے قرآنی آیات کے نزول اور ان کے متن کو یاد کرنے کے لئے کم از کم ہوش و حواس والی عمر تو ہونی چاہیے اور بچپن کی عمر میں ہوش و ہواس کب قائم ہوتے ہیں اس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ۱۰ نبوی میں سیدہ خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔ ۵ نبوی میں آیات مذکورہ بالا کا نزول ہوا آیت مذکورہ بالا کا نزول کے وقت اس روایات کی روشنی میں اگر آپ کی عمر کا تجزیہ کیا جائے تب بھی چار پانچ سال ہونی چاہیے کہ ان آیات کا زمانہ نزول ان کو یاد رہا۔ اور یہ آیات بھی یاد ہو گئیں اس روایت اور سیدہ خدیجہؓ کے سن وفات کو سامنے رکھ کر بھی اگر سیدہ صدیقہؓ کی عمر کا تجزیہ کیا جائے تو بھی سات سال کی عمر میں نکاح اور نو سال کی عمر میں رخصتی سمجھ میں نہیں آتی۔

رخصتی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں آپ کا نکاح ہوا کچھ عرصہ آپ اپنے میکے میں رہیں ہجرت کے بعد جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائیں تو آب و ہوا کی تبدیلی کے پیش نظر آپ بیمار ہو گئیں۔ بیماری کے سبب آپ کافی کمزور ہو گئیں۔ جب آپ صحت یاب ہوئیں تو ۲ھ میں آپ کی رخصتی کا انتظام کیا گیا۔ رخصتی کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی۔ پانچ سو درہم حق مہر ادا کیا گیا۔ سیدہ صدیقہؓ کا حضور علیہ السلام سے نکاح ماہ شوال میں ہوا۔ اور رخصتی بھی ماہ شوال میں ہوئی۔ عرب میں ایک مرتبہ ماہ شوال میں طاعون کی بیماری پھیلی تھی۔ اس وقت سے عرب میں بسنے والے باشندے اس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ حضرت صدیقہؓ کے اس ماہ میں نکاح اور رخصتی کی وجہ سے لوگ بھی شادیاں کرنے لگے۔ اس طرح قدیم عرب میں دستور تھا کہ منہ بولے بھائی کی لڑکی سے شادی جائز نہیں سمجھتے تھے۔ حالانکہ اس کی کوئی اصل نہیں تھی۔ حضور علیہ اسلام اور سیدنا ابو بکرؓ کا بچپن ہی سے آپس میں پیار تھا۔ اس شادی نے اس مصنوعی پابندی کا خاتمہ کر دیا

وفات: نصف صدی تک عالم اسلام کو منور کرنے کے بعد ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ میں آپ اس دارفانی سے کوچ کر گئیں۔ نماز وتر کے بعد اپنی جان خالق کے سپرد کی۔ نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی۔ اور جنت البقیع میں آپ کو دیگر امہات المومنینؓ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا کہ کسی دوسرے جنازہ میں نہیں دیکھا گیا۔

سیدہ ام سلمہؓ کو جب آپ کی وفات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ "عائشہ کے لیے جنت واجب ہے۔ وہ آنحضرتؐ کی سب سے پیاری بیوی تھیں"۔

ابن عمرؓ نے فرمایا: "جس جس کی وہ ماں تھیں اسی کو ان کا غم تھا"۔

ابن عباسؓ نے فرمایا: "خدا نے احکام تیمم کی سہولت آپ کی بدولت عطا فرمائی۔ اور آپ کی شان میں قرآنی آیات کا نزول ہوا۔ یہ آیتیں ہر محراب و مسجد میں تلاوت کی جاتی ہیں"۔

السلام علیک، السلام علیک

مادر مومناں السلام علیک

فضائل و مناقب: سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے انفرادی مناقب اتنے بے حد و حساب ہیں کہ انکا شمار مشکل ہے۔ ان میں چند واقع اپنی نوعیت کے اعتبار سے منفرد ہیں۔ جن سے سیدہ صدیقہ کے مقام کا اندزہ ہوتا ہے۔

افک: اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (النور ۱۱)

بے شک جو لوگ یہ طوفان لائے ہیں، تم ہی میں سے ایک گروہ ہے، تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے"۔

یہ آیت اور اس سے اگلی آیات (آیت نمبر ۱۱ تا ۲۱) صرف ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی پاکدامنی، عظمت اور عزت و وقار کے تحفظ کے لئے نازل ہوئی تھیں۔ آپ کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہوسکتا ہے کہ عرش سے اللہ کریم نے ان کی پاک دامنی کا اعلان فرمایا۔ یہ اتنا بڑا اعزاز ہے جو تاریخ عالم میں کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ بقول مفسر قرآن حضرت ابن عباس کہ آپ کی شان میں قرآنی آیات نازل ہوئیں، جو ہر محراب و منبر پر، شب و روز تلاوت کی جاتی ہیں"۔ **ذالک فضل اللہ یوتیه من یشآ**

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

واقعہ افک حضرت عائشہ صدیقہؓ کی زندگی کا بڑا اہم واقعہ ہے۔ مفسرین و محدثین نے اس کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۶ھ میں غزوہ بنی المصطلق کے لئے تشریف لے گئے۔ امہات المومنین میں سے عائشہ صدیقہؓ آپ کے ہمراہ تھیں۔ پردے کا حکم نازل ہوچکا تھا۔ غزوہ سے فراغت کے بعد واپسی پر سیدہ صدیقہؓ قضائے حاجت کے لئے جنگل کی طرف چلی گئیں۔ وہاں آپ کا ہار ٹوٹ گیا۔ اس کی تلاش میں دیر

ہو گئی۔ قافلہ جا چکا تھا۔ حضرت عائشہؓ کے جمّال نے یہ سمجھ کر کہ حضرت عائشہؓ ہودج (کجاوا) میں سوار ہو گئی ہیں۔ چل پڑا۔

قافلہ اپنی جگہ سے جا چکا تھا۔ آپ اس جگہ چادر اوڑھ کر بیٹھ گئیں۔ بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور آپ چادر اوڑھ کر سو گئیں۔

حضرت صفوانؓ بن معطل جن کی ڈیوٹی تھی کہ وہ قافلہ کے پیچھے رہیں تاکہ قافلہ والوں کی گری پڑی چیز کو سنبھال لیں۔ آپ صبح کاذب کے قریب وہاں پہنچے۔ دیکھا کوئی آدمی سو رہا ہے۔ قریب آئے تو معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ ہیں۔ حضرت صفوانؓ کی زبان سے اناللہ وانا الیہ راجعون نکلا۔ ان کی آواز سے حضرت عائشہؓ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ نے چہرہ ڈھانپ لیا۔ حضرت صفوانؓ نے اونٹ قریب لا کر بٹھا دیا۔ آپ ہودج (کجاوا) میں سوار ہو گئیں۔ حضرت صفوانؓ اونٹ کی نکیل پکڑ کر پیادہ پا چلنے لگے۔ یہاں تک کہ قافلہ میں مل گئے۔

عبداللہ بن ابی بڑا خبیث الفطرت، منافق اور دشمنِ رسول تھا اس کو موقع ہاتھ لگا اس واقعہ کی آڑ میں حضور علیہ السلام کے گھرانے کو بدنام کرنا شروع کر دیا۔

سفر سے واپس آ کر سیدہ عائشہ صدیقہؓ گھر کے کام کاج میں لگ گئیں انہیں کچھ خبر نہ تھی کہ منافقین نے ان کے بارے میں کیا پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے کچھ سفر کی تھکاوٹ تھی اور کچھ منافقین کی بے ہودگی کا اثر، ادھر حضور علیہ السّلام کا وہ لطف و کرم نہ تھا جو پہلے ہوتا تھا کیونکہ آپ تک بھی یہ بات پہنچ گئی تھی حضرت عائشہؓ نے ان حالات کے پیشِ نظر آپ سے اجازت لی اور اپنے میکے چلی گئیں، مقصد یہ تھا کہ اس سلسلہ میں والدین سے مشورہ کروں۔ حضرت عائشہ کے میکے جانے کے بعد پیغمبر عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر اس قصے کی تحقیق فرمائی جس سے بھی آپ نے دریافت فرمایا اسی نے عائشہؓ کی پاک دامنی کی گواہی دی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے تو کمال ہی کر دیا حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ عائشہؓ سے آپ نے نکاح اپنی مرضی سے کیا تھا یا خدائی حکم تھا؟ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ عمرؓ! پیغمبر کا کوئی کام اشارۂ الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا فاروق اعظمؓ کی زبان سے بے ساختہ سبحانک ھذا بھتان عظیم" نکلا۔

حضرت عمرؓ نے دربار رسالت میں جوں ہی عائشہؓ کی پاک دامنی بیان کی، اللہ تعالیٰ نے فوراً بذریعہ جبرئیل امین حضرت عمرؓ کی اس بات کی توثیق فرما دی۔

اس واقعہ کی تحقیق کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ "میرے گھر والوں کے معاملہ میں عبداللہ بن ابی کی ذات سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے ادھر بعض غلط فہمیوں کی وجہ سے اوس اور خزرج کے قبائل کا آپس میں الجھنے کا خطرہ پیدا ہو گیا آپ نے دونوں قبیلوں کو ٹھنڈا کیا اور وہ خاموش ہو گئے۔

حضرت عائشہؓ پر ان چہ میگوئیوں کا بڑا اثر تھا۔ آپ مسلسل رو رہی تھیں۔ آپؓ کے والدین کو ڈر تھا

کہ کہیں اسی رونے کی وجہ سے عائشہؓ کا کلیجہ نہ پھٹ جائے۔ حضور علیہ السلام نے جب سے یہ بات سنی تھی آپ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف نہیں لائے تھے۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور فرمایا عائشہؓ تمہارے بارے میں یہ باتیں مجھ تک پہنچی ہیں اگر تم بری ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں بری کر دیں گے۔ اور اگر تم سے کوئی لغزش ہو گئی ہے تو اللہ سے توبہ و استغفار کرو۔ وہ یقیناً معاف فرما دے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپ اپنا کلام پورا فرما چکے تو میرے آنسو خشک ہو گئے۔ میں نے اپنے ابا سے عرض کیا تو انہوں نے معذرت کی کہ میں کیا کہہ سکتا ہوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا تو انہوں نے بھی عذر کیا۔ آخر کار میں نے خود حضور علیہ السلام کو جواب دیا۔ سیدہ صدیقہؓ نے جو کچھ پیغمبر دو عالم سے عرض کیا وہ بڑا ہی عاقلانہ اور فاضلانہ جواب تھا۔ آپ نے عرض کیا:۔

"بخدا مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ نے اس بات کو سنا اور سنتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کے دل میں بیٹھ گئی اور آپ نے اس کی عملاً تصدیق کر دی۔ اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں اس سے بری ہوں جیسا کہ اللہ جانتا ہے کہ واقعی میں بری ہوں تو آپ میری تصدیق نہ کریں گے اور اگر میں ایسے کام کا اعتراف کر لوں جس سے میرا بری ہونا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تو آپ میری بات مان لیں گے۔ واللہ اب میں اپنے اور آپ کے معاملہ کی کوئی مثال بجز اس کے نہیں پاتی جو یوسف علیہ السلام کے والد یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کی غلط بات سن کر فرمائی تھی کہ میں صبرِ جمیل اختیار کرتا ہوں۔ اور اللہ سے اس معاملہ میں مدد طلب کرتا ہوں۔ جو تم بیان کر رہے ہو"۔

حضرت عائشہؓ اتنی بات کر کے الگ بستر پر جا کر لیٹ گئیں اور فرمایا کہ جیسا کہ میں فی الواقع بری ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری برأت کا اظہار بذریعہ وحی ضرور فرما دیں گے، لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں نہ تھی میرے معاملہ میں قرآن کی آیات نازل ہوں گی جو ہمیشہ تلاوت کی جائیں گی"۔ سیدہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والدین ابھی مجلس سے نہیں اٹھے تھے کہ آپ پر وحی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کیفیت کے ختم ہونے پر آپ ہنستے ہوئے اٹھے اور فرمایا:

"البشریٰ یا عائشہ اما اللّٰہ فقد ابرأک"۔

"اے عائشہ خوش خبری سنو! اللہ نے تمہیں بری کر دیا"۔ یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں اس معاملہ میں اپنے رب کی شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے بری فرمایا۔

منافقین کے جھوٹ کی کلی کھل گئی۔ حضرت عائشہ کی پاک دامنی کی گواہی خود اللہ کریم نے دے دی۔ اور تا قیامِ قیامت پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے والے اوباش لوگوں کے واسطے حد مقرر فرما دی۔ جس کو شرعی اصطلاح میں حد قذف کہا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہمت لگانے والوں پر شرعی ضابطہ کے مطابق حد قذف جاری فرمائی۔ عبداللہ بن ابی منافق جس نے اصل تہمت گھڑی تھی اس پر دوہری حد جاری کی گئی۔

مشہور مصنف علامہ بیضاوی نے لکھا ہے کہ اگر پورے قرآن میں تلاش کیا جائے تو کسی کے لیے کوئی وعید اتنی سخت نازل نہیں ہوئی جتنی حضرت عائشہؓ پر تہمت تراشنے والوں کے حق میں نازل ہوئی، چار اشخاص کو چار کے ذریعے سے پاکی عنایت کی گئی۔

۱۔ یوسف علیہ السلام کو زلیخا کے گھر کے ایک فرد (بچہ) کی شہادت کی وجہ سے۔

۲۔ موسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی تہمت سے اس پتھر کے ذریعے جو آپ ﷺ کے کپڑے لے بھاگا تھا۔

۳۔ سیدہ مریم علیہا السلام کو انہی کے بچے (عیسیٰ علیہ السلام) کی شہادت کی وجہ سے

۴۔ سیدہ عائشہؓ کو ان مذکورہ آیات کے ذریعے۔

بقول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کہ: "اوروں پر جب تہمت لگی تو اللہ نے مختلف ذریعوں سے ان کی برأت کی اور جب اماں عائشہؓ پر تہمت لگی تو خود اللہ عدالت کے کٹہرے میں بطور صفائی کے گواہ آ گیا۔ اور بڑے زور دار لفظوں میں فرمایا: ھذا بھتان عظیم۔

علامہ بیضاویؒ نے سبحنک ھذا بھتان عظیم کے تحت لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی کا اظہار اتنی موکد عبارتوں میں محض منصب رسول کی عظمت بیان کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کو بالا اور اعلیٰ بنانے کے لئے کیا گیا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "اس سے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حضرت عائشہؓ کی عظمت و شان کا اظہار مقصود ہے۔ مفسرین نے

وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (النور ۲۶)

کے تحت لکھا ہے کہ گندے کہ کلمات جیسے کلمہ کفر، جھوٹ، صحابہؓ اور اہل بیتؓ کو برا کہنا، پاک دامن عورتوں پر زنا کا بہتان رکھنا اور اس جیسی دوسری باتیں ناپاک آدمیوں جیسے عبداللہ بن ابی وغیرہ کے لئے ہی جچتی ہیں۔ وہی ایسی باتیں کہہ سکتے ہیں۔ پاک لوگ ایسا کلام زبان سے نہیں نکال سکتے گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے۔ پاک مرد پاک عورتوں کے لئے، اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہوتی ہیں۔

حضرت عائشہؓ پاک ہیں اس لئے اللہ نے ان کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے لئے منتخب فرمایا۔ اماں عائشہؓ افترا پردازوں کی الزام تراشیوں سے پاک ہیں۔ اگر عائشہؓ پاک نہ ہوتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی بننے کے اہل نہ ہوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کو ناپسند ہے کہ میں سوائے جنتی کے کسی اور سے نکاح کروں۔

تیمم کا حکم:۔ جس طرح اللہ رب العزت نے حضرت صدیقہؓ کی وجہ سے قیامت تک کے لیے عورتوں کی عزت و حرمت کی حفاظت کے واسطے ایک ضابطہ مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح آپ کی وجہ سے اللہ کریم نے

اُمت محمدیہ کو ایک اور سہولت عطا فرمائی، وہ یہ کہ ایک اور سفر میں آپ کا یمنی ہار گم ہو گیا۔ اس بار حضرت عائشہؓ نے حضور علیہ السلام کو فوراً خبر کردی۔ قافلہ آگے بڑھنے لگا رک گیا۔ صحابہؓ کرام آپ کا ہار تلاش کرنے لگے۔ اس مقام پر پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ فجر کی نماز کا وقت آ گیا۔ لوگ پریشان ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں آئے، حضرت ابوبکرؓ غصہ کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئے۔ اور فرمایا عائشہؓ تو روز روز کوئی نہ کوئی مصیبت کھڑی کر دیتی ہے۔ حضور علیہ السلام حضرت عائشہؓ کی گود میں آرام فرما رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کی آواز کی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔ اور تیمم کا حکم اس طرح نازل ہوا۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا (مائدہ)

"پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو"۔ یہ خوشخبری سنتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، اور لوگ حضرت عائشہؓ کو دعائیں دینے لگے۔

حضرت اسیدؓ بن حضیر نقیبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے ابوبکرؓ کی بیٹی! اسلام میں یہ تیری پہلی برکت ہے" (بخاری)"

حضرت ابوبکرؓ نے تیمم کا حکم سن کر فرمایا کہ بیٹی مجھے خبر نہ تھی کہ تو اتنی بابرکت ہے کہ تیرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بہت بڑی سہولت عطا فرما دی۔

واقعۂ ایلا:

حضور علیہ السلام کے گھر میں دو دو مہینے تک آگ نہیں جلتی تھی۔ آپ کی ازواجِ مطہرات بڑے بڑے گھرانوں کی لڑکیاں تھیں۔ جب فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا تو ایک دن تمام بیویوں نے اپنے کھانے اور کپڑے میں اضافے کی درخواست کی، حضرت ابوبکرؓ کو معلوم ہوا تو آپ حضرت عائشہؓ کو ناراض ہوئے۔ آپ نے جواب دیا۔ "ابا جان! آپ فکر نہ کریں، میں حضورِ علیہ السلام کو زحمت نہیں دوں گی"۔ ازواجِ مطہرات اپنے مطالبے پر قائم رہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رنجیدہ ہو کر ایک ماہ کیلئے تمام بیویوں سے علیحدہ رہنے کا عہد کر لیا۔ جوں ہی انتیس دن گزرے، آپ سب سے پہلے سیدہ صدیقہؓ کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ حضرت صدیقہؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو ایک مہینہ کا عہد فرمایا تھا۔ ابھی تو انتیس دن ہوئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر جواب دیا۔ "عائشہ! مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر سورۂ احزاب کی آیات ۲۸ - ۲۹ نازل ہوئیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں سے کہہ دو اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش منظور ہے تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح سے رخصت کردوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک بختوں کے لئے بڑا اجر تیار کیا ہے"۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جوں ہی یہ آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اظہار و اعلان کی ابتداء مجھ سے فرمائیں۔ اور آیات سنانے سے پہلے فرمایا کہ عائشہؓ اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر کے جواب دینا۔ سیّدہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت کی یہ خاص نظر عنایت تھی کہ مجھے والدین سے مشورہ کیے بغیر اظہار رائے سے منع فرمایا۔ میں نے جب یہ آیت سنی تو فوراً عرض کیا کہ میں اس معاملہ میں والدین سے مشورہ لینے جاؤں؟ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔ سیّدہ عائشہؓ کے اس جواب کے بعد تمام ازواجِ مطہرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی جواب دیا کہ ہم دنیا کی فراخی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے مقابلے میں رد کرتی ہیں۔

ان خصوصی واقعات کے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات حضرت عائشہؓ کو نصیب ہوئیں۔ جن پر حضرت عائشہؓ کو ناز تھا۔

جب میں نے سیّدہ حوا علیہا السلام سے لے کر آج تک کی عورتوں کی تاریخ کا جائزہ لیا تو جو خصوصیات مجھے اماں عائشہؓ میں ملیں وہ دنیا کی کسی بڑی سے بڑی عورت کو بھی نصیب نہیں ہوئیں۔

- صرف آپ کا نکاح حضور علیہ السلام سے کنواری حیثیت میں ہوا۔
- جبرئیل امین نے آپ کو سلام کہا۔
- عائشہؓ کے بستر پر جب حضور تھے تو آپ پر وحی نازل ہوئی۔
- وفات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک آپؓ کی گود میں تھا۔
- آپ نے آخری وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دانتوں سے مسواک چبا کر دیا۔
- آپ کا حجرہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدفن بنا۔
- آپ سے مغفرت اور رزق کریم عطا فرمانے کا وعدہ ہوا۔
- آپ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ اوّل کی صاحبزادی تھیں۔
- آپ صدیقہؓ طاہرہ تھیں۔
- صحابیات اور امہات المؤمنین میں سب سے زیادہ احادیث آپ سے مروی ہیں۔
- روایاتِ حدیث میں آپ کا چھٹا نمبر ہے۔
- آپ کی مرویات کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے۔
- آپ کے فرمودات شریعت اسلامیہ کے اندر مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔
- آپ کے وجودِ باسعود کی برکت سے عورتوں کے لئے ہدایات اور رہنمائی کا ذخیرہ مسائل کی شکل میں منتقل ہوا۔

❊ جنگِ بدر میں آپ کے دوپٹے کا حضور علیہ السلام نے پرچم بنایا۔

❊ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جلیل القدر صحابہ آپ سے ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات دریافت کرتے تھے۔

❊ آپ کے خصوصی شاگردوں کی تعداد دو سو ہے۔

سیدہ صدیقہؓ، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں:

❊ حضرت ام سلمہؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مجھ پر کسی بیوی کی خواب گاہ میں وحی نازل نہیں ہوئی سوائے عائشہؓ کے۔

❊ سیدہ فاطمہؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے بیٹی! جس سے میں محبت کروں کیا تم اس سے محبت نہ کروگی؟'' حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ ''اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' پھر تم بھی عائشہؓ سے محبت کرو''۔

❊ حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضور علیہ السلام سے پوچھا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہؓ'' آپ نے عرض کی کہ حضور میری مراد مردوں میں ہے ''آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ عائشہؓ کا باپ ابوبکرؓ ہے''۔

❊ عائشہؓ کو عورتوں میں اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو باقی کھانوں پر۔

سیدنا علیؓ کی نگاہ میں:

❊ آپ کو اطلاع ملی کہ دو آدمیوں نے حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ آپ نے ان دونوں کو طلب کر کے سو سو دُرّوں کی سزا دی۔

❊ سیدہ عائشہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

علمی مقام:

اگر تمام مردوں کا علم ایک جگہ جمع کر دیا جائے اور اس کے ساتھ امہات مطہرات کا علم بھی شامل کر دیا جائے تو حضرت عائشہؓ کا علم ان کے مجموعی علم سے زیادہ نکلے گا۔ (امام زہریؒ)

❊ شرافت نسبی کے اعتبار سے حضرت فاطمۃ الزہراؓ سب سے افضل ہیں۔ سابقیت اسلام کے لحاظ سے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سب سے بزرگ ہیں لیکن اگر علمی کمالات دینی خدمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و ارشادات کی نشر و اشاعت کی فضیلت کا پہلو سامنے ہو تو ان میں صدیقہ کبریٰؓ سے افضل کوئی نہیں ہو سکتا۔ (علامہ ابن قیم)